اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

تفصیلات

نام کتاب:۔ رہنمائے تبلیغ (دعوت وتبلیغ کے احباب کے لئے ایک قیمتی تحفہ)

مرتب:۔ محمد یوسف اسعد بستوی نقشبندی

تعداد:۔ ایک ہزار

کمپوٹر کتابت:۔ صادق قاسمی

ناشر:۔ مکتبہ زبیدہ (کوسہ ممبرا)

قیمت:۔ ۲۵ روپۓ

رابطہ:۔ 8976392983-9222222935

ملنے کا پتہ

مکتبہ زبیدہ کھرڈی روڈ کوسہ ممبرا

مسجد عثمان قادر پیلیس کوسہ ممبرا

الرحمن اسٹیشنری قادر پیلس کوسہ ممبرا

دعائیہ کلمات

داعئ سنت عالم ربّانی حضرت اقدس الشاہ مولانا منیر احمد صاحب حلیمی دامت برکاتہم العالیہ

(کالینہ ممبئی انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی مولوی محمد یوسف سلمہ نے محنت وکاوش صرف کر کے ''رہنمائے تبلیغ'' کے نام سے جو رسالہ مرتب کیا ہے بندہ نے اس کا جتنا حصہ دیکھا، پڑھا اس سے اندازہ ہوا کہ اکابر کی ہدایات اور ملفوظات سے کافی مدد لیا ہے، اللہ پاک اس کوشش کو بے حد قبول فرمائیں، مرتب کو جزائے خیر اور برکتوں سے مالا مال فرمائیں۔ دین کے ہر شعبہ کو حقیقت کے ساتھ اکناف عالم میں زندہ اور غالب فرمائیں اور ہم سب کو ذریعہ کے طور پر بعافیت قبول فرمائیں، آمین ثم آمین۔

والسلام

بندہ راقم منیر احمد

بروز جمعہ ۴ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

مطابق ۱۰/۱/۲۰۱۶ء

مقدمہ

فقیہ بے مثال حضرت مولانا مفتی نسیم احمد الاعظمی قاسمی دامت برکاتہم

(استاذ عربی ادب وفقہ مدرسہ دارالفلاح کوسہ ممبرا)

رہنمائے تبلیغ نامی مختصر رسالہ جسے عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ نے مرتب کیا ہے، میں نے اسے بالاستیعاب دیکھا ہے، الحمدللہ مفید اور نافع ہے، احباب تبلیغ کو یہی باتیں زبانی یاد کرائی جاتی ہیں، مولف نے انہیں جمع کردیا ہے تاکہ مذاکرے کے علاوہ فارغ وقت میں بھی اسے پڑھ کر یاد کیا جاسکے لیکن میرے دوستوں، انکا یاد کرلینا ہی مقصد نہیں ہے بلکہ یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اصل فکران صفات کوزندگی میں لانے کی کرنی ہے، اس لئے اسکا بار بار مذاکرہ کیا جاتا ہے تاکہ صفات ہماری زندگی میں آجائیں، ہمیں اللہ کی ذات سے ہونے کا کامل یقین اور نبی ﷺ کے طریقے میں سوفیصد کامیابی کا یقین محکم حاصل ہوجائے۔

ہماری نماز، صحابہ جیسی نماز ہوجائے، ہمیں حرام وحلال کی تمیز حاصل ہوجائے اللہ کا دھیان نصیب ہوجائے ہمارے معاملات واخلاق درست ہوجائے، ہماری معاشرت سدھراور سنور جائے، دوستوں محنت اسکی ہے، ناکہ بولنے اور تقریر کرنے کی، آج تقریریں تو لمبی کرلیتے ہیں مگر ہماری زندگی صفات سے خالی رہ جاتی ہے، حالانکہ اگر ہمارے اندر صفات آجائیں تو ذات مینارہء نور بن جائے گی اور بلا تقریر کے لوگ ہمیں دیکھ کر ہدایت حاصل کریں گے۔ خدائے تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں پیکر عمل بنادے تو انشاءاللہ ہم صدائے غیب ثابت ہونگے اور ہماری ذات سے خود ہمکو بھی اور دوسروں کو بھی نفع پہونچے گا۔

صفات کوزندگی میں لانے ہی کیلئے ہمکو مقام سے وقت فارغ کرکے باہر لے جایا جاتا ہے لہذا ہمیں پہلے اپنی نیت درست کرنا چاہئے کہ ہم اپنی اصلاح کیلئے نکلے ہیں، ناکہ تفریح وتقریر کیلئے (۲) اکابر کی بتلائی ہوئی ہدایات وترتیب کی رعایت از حد ضروری ہے تاکہ ہمارے اندر خود

پسندی، عجب اور حب جاہ کی بیماری پیدا نہ ہو جوز ہر قاتل ہے۔(۳) علماء کا احترام اور عیب جوئی سے بچتے ہوئے، ان سے تعلق قائم رکھنا لازم ہے، یاد رکھیں اگر امت علماء سے دور ہوگئی تو دشمن اپنے مشن میں پورے طور پر کامیاب ہوگیا، اور پھر اس امت کو گمراہی کے عمیق غار سے بچانے کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکے گی۔(۵) عمومی خطاب، علماء کا کام ہے لہذا اسے اپنے ذمہ نہ لیں بلکہ صفات کا مذاکرہ احادیث کی روشنی ہی میں کریں۔ (۶) درمیانی بات ہی سب سے لمبی ہوتی ہے لہذا میری رائے یہ ہیکہ ساتھی اگر عالم نہ ہو تو فضائل اعمال یا منتخب ہی کی تعلیم کریں تا کہ بے سر و پا باتیں جو عوام میں پھیل رہی ہیں ان سے بچا جا سکے کیونکہ کوئی ایسی بات اگر ہمارے منھ سے نکلی جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے اور ہم نے اسے حدیث کہہ کر بیان کر دیا تو جہنم کی وعید کے مستحق ہونگے، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہیکہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے (الحدیث) یہی وجہ ہیکہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے بہت کم روایتیں منقول ہیں لہذا ہمیں بھی احتیاط لازم ہے۔

(۷) دین کے بہت سارے شعبے ہیں تبلیغ، مدارس، مساجد، خانقاہیں، ہر جگہ دین کے کام ہوتے ہیں لہذا اپنے شعبے میں کام کرتے ہوئے دوسروں کی تحقیر و توہین سے بچیں کیونکہ دین کے کسی بھی جز کی تحقیر کفر تک پہونچانے والی ہے لہذا ہمیں ایک دوسرے کا حلیف ہونا چاہئے نا کہ حریف، (۸) یہ بات میں نے خود حضرت مولانا سعد صاحب سے سنی ہیکہ حضرت نے بھوپال کے اجتماع میں اپنے بیان میں فرمایا تھا کہ ہمارے ساتھیوں میں تنگ نظری اور تعصب بہت زیادہ فروغ پا رہا ہے حتیٰ کہ ساتھی، پہچان کر اپنے ساتھی ہی کو سلام کرتا ہے حالانکہ حکم یہ ہیکہ ہر مسلمان کو سلام کرو خواہ پہچانو خواہ نہ پہچانو اسی طرح مثال دیتے ہوئے پھر فرمایا کہ اگر سفر میں ہم کچھ کھاتے ہیں تو صرف اپنے ساتھیوں ہی کو پوچھتے ہیں فرمایا کہ غلط ہے بلکہ اس میں تو اپنے اور غیر مذہب والوں میں بھی تفریق نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہر ایک کو شامل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ یہی تو اظہار اخلاق کا موقع ہے جسے دیکھ کر دوسرے بھی دین میں داخل

ہونگے لیکن افسوس آج ہم میں تنگ نظری، اس قدر آ گئی ہیکہ ہم تبلیغ میں نہ جانے والوں کے ساتھ ہمدردی اور رواداری تو چھوڑ دیجئے انکو سلام بھی مشکل سے کرتے ہیں، جبکہ وہی ہمارے سلام اور ملاقات کے زیادہ حقدار ہیں آج صورت حال کچھ اس طرح کی بن رہی ہیکہ ہم انہیں علماء کی بات سنتے ہیں جو تبلیغ میں لگے ہوں، حالانکہ جو علماء درس وتدریس سے لگے ہیں اور کوئی دینی خدمت انجام دے رہے ہیں اور کام سے مناسبت رکھتے ہیں اس کی مخالفت نہیں کرتے ہمیں نہ صرف یہ کہ انکا بیان سننا چاہئے، اپنے تمام دینی مسائل میں ان سے رجوع کرنا چاہئے اور انہیں سے دین سیکھنا چاہئے خوب یاد رکھیں علماء کی ناقدری سمّ قاتل ہے، اور یہ بھی یاد رکھیں دین علماء ہی سے سیکھنا چاہئے اخبار، ٹیوی، اور نیٹ وغیرہ کا علم معتبر نہیں ہے۔

(۹) آج کل ایک رجحان یہ جنم لے رہا ہیکہ خانقاہ تبلیغی جماعت سے الگ ہے اور کام میں لگے ہوئے ساتھیوں کی خانقاہ خود کام ہے یہ غلط رجحان ہے اکابر تبلیغ سب کے سب سلسلہء بیعت سے نہ صرف جڑے تھے بلکہ خود بھی اصلاح وبیعت کا کام انجام دیتے تھے۔

(۱۰) حب جاہ انتہائی مہلک روحانی بیماری ہے اور آج تبلیغ شہرت کے حصول اور ذی جاہ بننے کا بہترین راستہ ہے اسلئے اس لئے ایسے ساتھیوں سے ہوشیار رہنا ازحد ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے، اپنی مرضی اور طاعت کے کاموں کیلئے قبول فرمائے کام کی برکت سے ہماری اصلاح فرمائے۔ اور صفات کو ہمارے اندر جا گزیں فرمائے بہت مختصر کرنے کے باوجود بات لمبی ہوگئی پھر بھی تشنگی باقی ہے، اللہ تعالیٰ اس مختصر کو میرے لئے بھی اور پڑھنے والوں کیلئے بھی ذریعہ مغفرت بنائے اور مولف محترم کی کتاب کو قبولیت سے نوازے اور اس سے استفادہ عام کرے اور انہیں مزید کاموں کیلئے قبول فرمائے۔

آمین یارب العالمین

ایں دعاء از من واز جملہ جہاں آمیں باد

(نسیم احمد الاعظمی قاسمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ باتیں اپنوں سے (عرضِ مرتب)

دنیا کی ہر چیز اللہ ربُّ العزت کے حکم کی محتاج، انسان دنیا میں آنے میں اللہ کے حکم کا محتاج اور دنیا سے جانے میں بھی اللہ کے حکم کا محتاج، نہ کوئی اپنی مرضی سے دنیا میں آیا نہ کوئی اپنی مرضی سے دنیا سے جائیگا، لہذا عقلمند ہے وہ انسان جو اس مرحلہ حیوٰۃ کو بھی اللہ کی مرضی کے مطابق گزار دے۔ آج جب ہر طرف سے دنیا اور دنیا پرستی کی آواز لگ رہی ہے اور باطل ہر میدان میں اپنے آلات سے لیس ہو کر اللہ سے غفلت کا سامان عالمِ اسلام کو مہیّا کر رہا ہے، اور ماحول اور معاشرہ ایسا پیدا (Create) کیا گیا ہے کہ ہر انسان اپنی آخرت سے غافل ہے۔ ساری انسانیت نے اس زندگی کو اصل سمجھ لیا ہے، دوسری طرف ساری انسانیت پریشان ہے سکونِ قلب کیلئے لیکن عیش وعشرت کے سارے سامان موجود ہونے کے باوجود دل کا سکون میسر نہیں آتا، آخر معاشرہ کی بگڑنے کی کیا وجہ ہے؟ آخر سکونِ قلب کہاں ملیگا؟

اس کا جواب نہایت آسان ہے جسے ربِّ کعبہ نے بیان کیا" **اَلا بِذِکرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب** "، اطمینانِ قلب صرف ذکرِ الٰہی میں مضمر ہے۔ ہر وہ چیز جو اللہ کے بندوں کا تعلق اللہ سے جوڑ دے وہ ذِکر ہے، معاشرہ میں سدھار اور بہتری تب تک نہیں آسکتی جب تک یہ معاشرہ مدنی معاشرہ کا مکمل پیروکار نہ بن جائے، اطمینانِ قلب تب تک حاصل نہیں ہوگا جب تک اپنے آپ کو یکسو کر کے اللہ سے تعلق نہ جوڑا جائے، یہی تو بات تھی ان مقدس ہستیوں کی زندگیوں میں جن کے پاس بظاہر نہ مکان تھے نہ روٹی نہ ہی تن ڈھکنے کیلئے لباس مگر سکونِ قلب کی دولت سے وہ معمور تھے، اور جو عرب کی تپتی ریت اور کھلے میدان میں ہونے کے باوجود شعبِ ابی طالب

میں قید ہونے کے باوجود زبان حال سے امتِ محمدیہ ﷺ کو یہ پیغام دے رہے تھے کہ۔

ہر حال میں راضی بہ رضا ہو تو مزہ دیکھ
دنیا ہی میں بیٹھے ہوئے جنت کی فضا دیکھ

(محمد علی جوہرؒ)

دعوت کی اس مبارک محنت کا حاصل بھی یہی ہے کہ ہمارے آقا محمد ﷺ جس دین کو اور دین کی محنت کو صحابہ کرامؓ کے درمیان جس سطح پر چھوڑ گئے تھے وہ دین اور دین کی محنت اسی سطح پر آجائے، بغیر دین کی محنت کے نہ سکونِ قلب میسر آسکتا ہے، نہ ہی ایک صالح اور خوشگوار معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔ ایسا معاشرہ جو سارے رذائل (برائیوں) سے پاک ہو جس معاشرہ سے صداقت و دیانت امانتداری اور متانت وسنجیدگی جیسے حسین مناظر کی جھلک دکھائی دیتی ہو، دعوت کی مبارک محنت کا حاصل یہ ہیکہ مدنی معاشرہ قائم ہو جائے۔

دعوت کی یہ مبارک محنت الحمد للہ پوری دنیائے انسانیت تک پہنچ رہی ہے، اللہ کے بندے گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، شہر شہر، ملک ملک، ہر موسم ہر زمان و مکان میں آج پہنچ کر ایمان کی شمع لوگوں کے دلوں میں جلانے کو کوشش کر رہے ہیں، اب دعوت کی یہ محنت کہیں تعارف کی محتاج نہیں ہے، بلا مبالغہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آج ۸۰ سالوں میں جتنا بدلاؤ مسلمانوں میں اس تحریک ایمانی کے ذریعے آیا اتنا اور کسی تنظیم کے ذریعے نہیں آیا، لاکھوں انسان اندھیروں سے نکل کر اُجالے کی راہ پر چل پڑے۔

اللہ کرے یہ قافلہ اسی طرح رواں دواں رہے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں تک اپنی اصلاح کی فکر اور تعلق مع اللہ پیدا کرنے کا جذبہ بیدار رہے، اور ساری انسانیت اس فکر و محنت کے ذریعے اخلاق و مساوات اور ایثار و ہمدردی کا درس اپنائے۔

چند گزارشات :۔اس موضوع پر کئی اہم کتابیں ہیں جو قابل مطالعہ ہیں، اور جن سے امت کو نفع پہنچ رہا ہے، لیکن ایسا کوئی رسالہ دیکھنے میں نہیں آیا جو حسب ضرورت ہو اور جس کو جماعت میں رہتے ہوئے تقریباً اپنے ساتھ میں ہمیشہ رکھا جاسکے اور جس کا جو امور طے ہو وہ اس رسالہ سے فائدہ

اٹھاسکے، لہذا یہ رسالہ اللہ کے راستے میں لگنے والے نئے افراد خصوصاً نوجوانوں کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔

(۱) اس رسالہ میں موقع اور محل کے تحت ہر بات کو مختصراً ہی بیان کیا گیا ہے۔ ہر جگہ طوالت سے احتراز کیا گیا ہے۔

(۲) اس رسالہ میں حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا اور انکی عظیم کتاب فضائلِ اعمال کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے تاکہ ہمارے احباب اپنے ان اکابر کو جان سکیں، اور جس کتاب کی تعلیم اللہ کے راستے میں ہوتی ہے اس کے بارے میں معلوم ہوجائے۔

(۳) اس رسالہ کے ترتیب دینے کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ ہمارے احباب جو اللہ کے راستے میں نکلتے ہیں اگر ان میں سے کسی نے بھی اس رسالہ سے فائدہ اٹھالیا تو اس عاجز کی نجات کیلئے کافی ہوگا۔

(۴) اس رسالہ کو صرف اللہ کے راستے میں نکلنے والے نئے افراد وا حباب جو عام طور پر اردو سے ناواقف ہوتے ہیں ان مبتدئین کیلئے تیار کیا گیا ورنہ پرانے افراد تو الحمداللہ اس سے بہتر باتیں جانتے ہیں۔اسی لیئے اس رسالہ میں عام فہم الفاظ استعمال کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

(۵) اخیر میں یہ عاجز طالبِ علم رب کریم کا بے انتہا شکر گزار ہیکہ ربِ کریم نے اس

ناکارہ کواس کام کے کرنے کی توفیق بخشی، یہ صرف میرے بزرگوں اوراساتذہ کی دعاؤں کاثمرہ ہے۔اورانہیں اکابر کے جوتیوں کی برکت ہے جن میں سب سے اوّل میرے مربّی اورمحسن (حضرتِ اقدس الشاہ مولانا مفتی انعام الحق صاحب قاسمی نقشبندی) خلیفہ ومجاز حضرت مولانا پیر ذالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ (استاذ حدیث مدرسہ ہدایتُ الاسلام عالی پور گجرات ہیں)اورمیرے استاذمحترم حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب ندوی دامت برکاتہم ہیں، جومیرے خیرخواہ ہیں (ناظم جامعہ سیدنا ابن عباسؓ مسجد ارقم کوسہ ممبرا)۔جنہوں نے اپنی تربیت میں رکھ کر مجھے سنوارنا چاہا،اور میں اپنے ان احباب کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے بارہااصرارکرکےاس کام پر مجھےلگایا۔

گزارش دعا:۔جن احباب تک یہ مختصر ساتحفہ پہنچےان سے گزارش ہیکہ اس عاجز کیلئے دعا کریں کہ اللہ اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے،اورمیرے والدین کوجزائے خیر دے۔ اورمیرے مشائخ واکابرواساتذہ کا سایہء عاطفت تادیر قائم رکھے۔اورمیرے تعلیمی مراحل کو بآسانی مکمل فرمائے،اوراس ناکارہ کومزید دین کی محنتوں کیلئے اورعلمی کاوشوں کیلئے قبول بنائے اورنفع عام فرمائے،اورذخیرئے آخرت بنائے۔**اللھم وفقنا لما تحب و ترضٰی**

طالب دعا

محمد یوسف اسعد بستوی

(کوسہ ممبرامہاراسٹر)

جو ہیں تبلیغی جماعت میں انہیں برا مت کہیے

جائیں گے خلد میں یہ بوریا بستر والے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشورہ کے آداب:۔

مشورہ کرنا سنت ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی مشورہ کرتے تھے، ہر دینی اور دنیاوی کام مشورہ سے کرنا چاہیئے، کیونکہ مشورہ کرنے والا نادم اور شرمندہ نہیں ہوتا۔

مشورہ تین کاموں کا کرنا ہے:۔

(۱) ہمارے چوبیس گھنٹے کا وقت صحیح ترتیب کے ساتھ کیسے گزر جائے، (یعنی ہمارے جان، مال، وقت صحیح ترتیب پر آجائے)

(۲) جس طریقہ سے ہم اللہ کے راستے میں اپنے اوقات کو فارغ کر کے نکلے ہیں اسی طرح بستی (محلّہ، علاقے) کے لوگ بھی اللہ کے راستے میں نکلنے والے بن جائیں۔

(۳) جس مسجد میں جماعت ٹھہری ہوا گر وہاں ساتھی فعال اور متحرک ہیں تو ہم ان سے کام کو سیکھیں اور اگر مسجد وار جماعت کمزور ہے تو اسے مضبوط بنانے کی فکر کریں، یا اگر مسجد وار جماعت نہیں بیٹھتی تو محنت اور ملاقاتوں کے ذریعہ مسجد وار جماعت بنانے کی فکر کی جائے۔

مشورہ میں تین چیزیں ضروری ہیں:۔

(۱) اتحادِ فکر، سب کی فکریں ایک ہوں کہ کس طرح اللہ کا یہ مبارک دین اور محمد ﷺ کی مبارک شریعت جس کو آپ ﷺ نے صحابہ کے درمیان جس سطح پر چھوڑ گئے تھے، یہ دین اور دین کی محنت ساری امت میں اُسی سطح پر آجائے۔

(۲) اجتماعِ قلوب، دلوں کا آپس میں مِلا ہونا۔

یعنی کسی ساتھی کے دل میں کسی کے بارے میں کوئی خلش نہ ہو، یا کینہ نہ ہو۔

(۳) نہج نبوی ﷺ:۔

ہمارا ہر کام نبی ﷺ کے طریقہ پر ہو، کہ نبی صحابہؓ کو جتنا کہتے تھے صحابہؓ اتنا ہی کرتے تھے، جیسا کہتے تھے ویسا کرتے تھے، ہماری زندگی بھی اسی نہج پر آجائے۔

مشورہ میں امیر کا کام:۔امیر کا کام یہ ہیکہ امیر اپنی سیدھی طرف سے رائے لے، اور مناسب ہے کہ ہر ساتھی سے رائے لیجائے تا کہ کوئی اپنے کو کمتر نہ سمجھے، لیکن امیر قلت رائے اور کثرت رائے کا پابند نہیں ہوتا اور امیر بغیر رائے کے بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

(۱) رائے ایک امانت ہے تمام ساتھی بہتر سے بہتر رائے دینے کی کوشش کریں۔

(۲) خدمت اور اعلان میں اپنے آپ کو پیش کریں کوئی کسی عمل کو چھوٹا نہ سمجھے۔

(۳) مشورہ میں ماننے کا جذبہ لے کر بیٹھیں منوانے کے جذبے سے ہرگز نہ بیٹھیں۔

(۴) مشورہ کے درمیان سب ساتھی امور کی طرف متوجہ رہیں، درمیان میں بات نہ کریں۔

(۵) مشورہ میں عورتوں اور نابالغ بچوں کو امیر نہ بنائیں۔

(۶) جس ساتھی کا جو امور طئے ہو بشاشت سے قبول کر لے۔(اور اللہ سے دعا کرے)

تعلیم کا مقصد اور آداب:۔

تعلیم کا مقصد ہے ہمارا دل اثر لینے والا بن جائے، جب جنت کا تذکرہ آئے تو ہم خوش ہوں، اور جب جہنم کا تذکرہ آئے تو ہم ڈر جائیں۔ یا (اللہ کے وعدوں کا یقین ہمارے دلوں میں آجائے)

تعلیم میں باوضو بیٹھیں، باادب یعنی دوزانو ہو کر بیٹھیں۔

کتاب شروع کرنے سے پہلے تمام ساتھی دورد شریف پڑھ لیں۔

تعلیم میں کلام اور صاحب کلام کی عظمت کو دل میں رکھیں، یعنی یہ جو بات کہی جارہی ہے یہ اللہ کی

باتیں اور ہم تک پہنچانے والے جناب محمد ﷺ ہیں۔

تعلیم کرنے والا حدیث کو ۲ دو یا تین بار پڑھے، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔

سننے والے غور سے سنیں پتہ نہیں کب کونسی بات ہماری ہدایت کا سبب بن جائے۔

اور جب ہمارے آقا و مولیٰ جناب محمد ﷺ کا نام مبارک آئے تو درود پڑھیں۔

تعلیم میں حلقہ لگا کر بیٹھیں، اور پڑھنے والا باآ آوازِ بلند (زور سے پڑھے)۔

اگر کسی کو کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو ذہن میں رکھے، اور بعد میں جاننے والے علماء سے پوچھ لے، یا درمیان تعلیم اجازت لیکر پوچھے۔

تعلیم میں بیٹھنے کی نیت یہ ہو کہ ہم جو کچھ سنیں گے اس پر عمل کریں گے، اور عمل کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچائیں گے انشاءاللہ۔

حلقے لگانے کا مقصد:۔ میری اپنی ذات سے لیکر پوری امت میں قرآنِ کریم کے صحیح پڑھنے کا رواج عام ہو جائے۔

نوٹ:۔ قرآنِ کریم کے حلقوں کا ذمہ دار وہ شخص بنے جس نے اپنا قرآن کریم کسی حافظ یا عالم سے صحیح کیا ہو۔

قرآن کریم کے سیکھنے اور پڑھنے کے فضائل کو ذہن میں رکھیں کہ ایک ایک حرف پر کتنی نیکیاں ملیں گی، اور اللہ کیا دیں گے۔

قرآن کریم کے حلقے لگانے کا مقصد یہ بھی ہیکہ ہمیں اپنی غلطیوں کا احساس پیدا ہو جائے۔

کم از کم دس سورتیں ہماری ایسی صحیح ہو جائے کہ جس سے ہماری نمازیں درست ہو جائے۔

حلقوں میں کسی کو احساس کمتری میں مبتلا کرنا مقصود نہیں ہوتا، کسی کی آواز کی نمائش مقصد نہیں ہوتی، بلکہ ہم سب سیکھنے کی نیت سے نکلے ہیں اور ہم اپنی غلطیوں کا احساس پیدا کریں، اور مقام

پر اپنا قرآن صحیح کرنے کی فکر کریں۔

مقام پر آکر حُفاظ کرام سے اپنا قرآن روزانہ وقت نکال کر صحیح کریں، جنہیں پڑھنا نہیں آتا وہ بغیر شرم وجھجک کے پڑھنا سیکھیں۔

چھ صفات کا مذاکرہ:۔ اللہ کے راستے میں نکال کر چھ صفات پر عملی مشق کرائی جاتی ہے جن کو سیکھ کر عمل کرنے سے دین پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔

چھ صفات سے متعلق دو دو احادیث یہاں لکھی جاتی ہیں ان احادیث ہی کے مفہوم کو یاد کر کے اپنی باتوں میں بولا جائے۔

(ا) پہلی صفت ہے ایمان:۔ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ عنہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یا ابْنَ الْخَطَابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اِنَّه لا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطّاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہونگے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیِ اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ: قَالَ لا تَقومُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَایُقَالُ فِیْ الْاَرْضِ اَللّٰہُ اللّٰہُ. (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اسوقت تک نہیں آئیگی جب تک کہ (ایسا براوقت نہ آجائے کہ) دنیا میں اللہ اللہ بالکل نہ کہا جائے۔(مسلم)

ایمان کے بول ہیں لا الہ اللہ محمد رّسول اللہ.

ایمان کا مقصد: ہمارے دلوں کا بگڑا ہوا یقین صحیح ہو جائے، کرنے والی ذات صرف اللہ کی ہے، اللہ کے علاوہ کسی کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور آپ ﷺ کے طریقہ میں سو فیصد کامیابی ہے، اور آپ ﷺ کے علاوہ جتنے طریقے

ہیں انمیں سو فیصد نا کامی ہے اس کا یقین ہمارے دلوں میں آ جائے۔

اپنے ایمان اور یقین کو کامل کرنے کیلئے چند محنتیں ہیں۔

(۱) تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر ایمان کے فضیلت اور اللہ سے ہونے کو خوب سننا۔

(۲) دعوت:۔ امت میں چل پھر کر ایمان کی خوب دعوت دینا۔

(۳) مشق:۔ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوقات میں خوب غور فکر کرنا۔

(۴) دعا:۔ اللہ سے اپنے لئے ایمان کامل کی دعا کرنا، اور ایمان کی حقیقت اور حلاوت کو اپنی خاص و عام دعاؤں میں مانگنا۔

دوسری صفت نماز:۔

(اللہ نے کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہیکہ)(وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ) سورہ مومنون:۱۹ وہ اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

نماز کا مقصد ہے کہ ہماری زندگی صفتِ صلوٰۃ پر آ جائے۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلاَةِ. (نسائی)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرِيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُوْل اللّٰه ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى هٰولاء الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. (صحيح ابن خزيمة)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو شخص اِن پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادات سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔

صفت کہتے ہیں خوبی کو (Quality) اور صلوٰۃ کہتے ہیں نماز کو یعنی جس طریقہ سے ہم نماز میں

اللہ کے حکم اور جناب محمد ﷺ کے طریقہ پر ہوتے ہیں ہماری مکمل زندگی آپ ﷺ کے طریقہ پر آجائے نماز کو اپنی زندگی میں لانے کیلئے چند محنتیں ہیں۔

تعلیم کے حلقے میں بیٹھ کر نماز کی فضیلت کو خوب سننا۔

(۱) دعوت:۔اور امت میں چل پھر کر نماز کی خوب دعوت دنیا۔

(۲) مشق:۔نفل نمازوں کے ذریعہ اپنی نماز کو بہتر بنانے کی فکر کرنا۔

(۳) دعا: اپنی خاص و عام دعاؤں میں اللہ سے نماز کی حقیقت کو خوب مانگنا۔

تیسری صفت علم وذکر:۔ قَالَ تَعالیٰ (قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لاَيَعْلَمُوْنَ) سوره الزمر ۹)

ترجمہ:۔اے نبی ﷺ (آپ ﷺ سے خطاب ہے) آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟

عَنْ عبد اللّٰه يَعْني اِبْن مَسْعُوْدٍ رَضِيِ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ اِذا اَرَادَ اللّٰه بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَّهَه فِي الدِّيْنِ وَاَلهَمَه رُشْده. (رواه البزّار، والطبرانی، مجمع الزوائد)

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔اور صحیح بات اسکے دل میں ڈال دیتے ہیں۔

عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِى رَضِىُ اللّٰه عَنْه قَالَ : قَالَ رَسُوْل اللّٰه ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْ امنَ الْعِلم قَبْلَ اَنْ يُقْبَضُ الْعِلمُ وَقَبْلَ اَنْ يُرْفَع العِلْمُ (مسند احمد)

ترجمہ:۔حضرت ابوامامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے

واپس لئے جانے اور اٹھا لئے جانے سے پہلے علم حاصل کرلو۔ (مسند احمد)

قَالَ تعالیٰ: اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہ قِیَامًا وَّقُعُوْداً وَّ علیٰ جُنوبِهِمْ . (آلِ عمران ۱۹۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: عقلمند وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْل اللّٰه صَلّٰی عَلَیْه وَسَلَّم لَوْ اَنَّ رَجُلاً فِیْ حِجْرِه دَرَاهِمُ یُقَسّمُهاَ، وَ آخَرُ یَذْکُر اللّٰه کَانَ ذِکْرُ اللّٰه اَفْضَلَ. (رواہ الطبرانی، مجمع الزوائد)

ترجمہ:۔حضرت ابوموسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں، اور وہ انکو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ کا ذکر والا افضل ہے۔

عَنْ عَبْدُ اللّٰه بن عمروؓ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْل اللّٰه صَلّٰی عَلَیْه وَسَلَّم مَا غَنِیْمَةُ مَجَالِس الزکر؟ قَالَ رَسُوْل اللّٰه صَلّٰی عَلَیْه وَسَلَّم :غَنیْمَةُ مَجَالِس الذِّکرِ اَلْجنةُ اَلْجنةُ. (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ذکر کی مجالس کا کیا اجر و انعام ہے؟ ارشاد فرمایا ذکر کی مجالس کا اجر و انعام جنت ہے۔

علم کا مقصد ہے ہمارے اندر تحقیق کا جذبہ پیدا ہوجائے، اور ذکر کا مقصد ہے کہ ہمیں اللہ کا دھیان (قرب) نصیب ہوجائے، علم کا مقصد ہیکہ ہمیں حلال وحرام کی پہچان ہوجائے۔

علم وذکر کو اپنی زندگی میں لانے کیلئے چند محنتیں ہیں:۔

دعوت:۔تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کرعلم اور ذکر کی فضیلت کوخوب سننااور امت میں چل پھر کرعلم اورذکر کی خوب دعوت دینا۔

مشق:۔علم کی مشق یہ ہے کہ ہم ہر کام میں حلال وحرام کا خیال رکھیں ۔علم دوطرح کا ہوتا ہے، ایک فضائل کا اور دوسرا مسائل کا،فضائل کاعلم فضائل کی کتابوں سے اور فضائل کے حلقوں سے سیکھیں۔اور مسائل کاعلم اپنے مسلک کے معتبر علماء سے سیکھیں۔

ذکر کی مشق یہ ہے کہ:۔ہمیں ہر دم دھیان رہے کہ اللہ دیکھ رہے ہیں، اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں۔

دعا:۔اللہ سے دعاؤں میں نفع والاعلم مانگیں اورعمل پر کھڑا کرنے والاعلم مانگیں اور ذکر کی حلاوت کواللہ سے اپنی خاص وعام دعاؤں میں مانگیں۔

چوتھا اکرام مسلم:۔

(وَبَعَبُدٌ مُوْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَّ لَوْاَعْجَبَكُمْ) البقرة ۲۳۱

ترجمہ:۔اللہ نے فرمایا:اورایک مسلمان غلام مشرک آزادمرد سے کہیں بہتر ہے(خواہ وہ مشرک)مردتم کوکتناہی بھلا کیوں نہ معلوم ہوتا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّهَا قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم : اَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ.(مقدمه صحيح مسلم)

ترجمہ:۔حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ہمیں آقاﷺ نے اس بات کاحکم فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کے مراتب کالحاظ کرکے برتاؤ کریں۔

عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلّٰى عَلَيْه وَسَلَّم قَالَ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرِبِكُمْ مِنِّى مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلاَقًا (ترمذى)

ترجمہ:۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔

اکرام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ امت میں اتحاد (جوڑ)Unity پیدا ہو جائے اور ہم اپنے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق کو جان جان کرادا کرنے والے بن جائیں، اکرام مسلم کی صفت کو اپنی زندگی میں لانے کیلئے چند محنتیں ہیں۔

دعوت:۔تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر اکرام مسلم کے فضائل کو خوب سننا اور امت میں چل پھر کر اکرام مسلم کی خوب دعوت دینا۔

مشق:۔ہم اپنے بڑوں کا ادب کریں والدین اساتذہ بزرگوں کی عزت کریں، چھوٹوں پر شفقت کریں، اپنے ماتحتوں پر رحم کریں، اور علماء دین کی عزت اور ان کا احترام کریں۔

دعا:۔اللہ سے اپنی خاص وعام دعاؤں میں اکرام مسلم کی حقیقت کو خوب مانگنا۔

(۵)اخلاص نیت:۔

قَالَ تَعَالیٰ:. (وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَه الدِّيْنَ) الاعراف ۲۹

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى عَلَيْه وَسَلَّم : اِنَّ اللّٰه لاَ يَنْظُرُ اِلیٰ صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلیٰ قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ. (مسلم)

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہیکہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَلْبَاهِلِیْؓ عَنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى عَلَيْه وَسَلَّم اِنَّ اللّٰه لاَ

یَقْبَلُ مِنَ العَمَلِ اِلَّا مَاکَانَ لَه خَالِصًا وَ ابْتَغِیَ بِه وَجْھُہٗ. (نسائی)

ترجمہ:۔حضرت ابوامامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کوقبول فرماتے ہیں جوخالص ان ہی کے لئے ہواوراس میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصودہو۔

اخلاص نیت یعنی تصحیح نیت،اس کا مقصد یہ ہے کہ ہماراہراکام اللہ کی رضا کیلئے ہو،اللہ کے علاوہ کسی کودکھلانے یاراضی کرنے کیلئے نہ ہو۔

اخلاص کواپنی زندگی میں لانے کیلئے چندمحنتیں ہیں:۔

(۱)دعوت(۲)مشق(۳)دعا

دعوت:۔تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کراخلاص کے فضائل کوخوب سننااورامت میں چل پھرکر اخلاص کی خوب دعوت دینا۔

مشق:۔ہرعمل سے پہلے نیت کودیکھنا کہ ہم یہ عمل کس لئے کررہے ہیں،اوربعدمیں بھی اپنی نیت کودیکھنا کہ ہم نے یہ عمل کس کیلئے کیا کہیں ہم نے یہ عمل مخلوق کودکھانے کیلئے تونہیں کیا۔

دعا:۔اللہ سے رورو کراخلاص کامل کوخوب مانگنا،اوراخلاص کی حقیقت کوخوب مانگنا۔

(۶)دعوت وتبلیغ:تفریغ وقت:۔

(اُدْعُ الیٰ سَبِیْلِ رَبِّکَ بالْحِکْمِۃِ و الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ) النمل:۱۲۵

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ سے ارشادفرمایا:آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اوراچھی نصیحت کے ذریعے دعوت دیجئے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍالبَدْرِیؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْل اللّٰه صَلّٰی عَلَیْه وَسَلَّم مَنْ دَلَّ عَلیٰ خَیْرٍ فَلَه مِثْلُ اَجْرِ فَا عِلِه. (ابوداؤد)

حضرت ابو مسعود بدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الخدریؓ عَنْہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ اَنَّہ یَقُوْل: مَنْ رَائی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرہ بِیَدِہ فَاِنْ لَمْ یَسْتطع فَبِلِسَانِہ وَ اِن لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہ وّذَالِکَ اَضْعَفَ الاِیْمَانَ. (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اسکو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو بدل دے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے (یعنی اس کی برائی کا دل میں غم ہو) اور یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔

دعوت وتبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ امت میں دین کی فکریں عام ہو جائے، اور امت اپنی جان مال وقت اللہ کا دین سیکھنے کیلئے لگانے والی بن جائے، جیسا جذبہ امت میں دین کے پھیلانے کا صحابہؓ کا تھا وہی جذبہ امت میں آجائے۔

دعوت وتبلیغ کو اپنی زندگی میں لانے کیلئے چند محنتیں ہیں:۔ (۱) دعوت (۲) مشق (۳) دعا

تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر دعوت کے فضائل کو خوب سننا اور امت میں چل کر اپنے وقت کو فارغ کر کے اللہ کے راستے میں نکلنے کی دعوت دینا۔

مشق:۔ زندگی میں ایک بار چار مہینہ اور سال کا چلّہ اور مہینہ کا تین دین، اور مرکز کی پابندی کرنا اور مقامی کاموں اور گشت میں جڑنا۔

دعا:۔ اللہ سے رو رو کر دعوت وتبلیغ کی محنت میں قبولیت کیلئے اور صحابہؓ جیسی محنت کیلئے خوب دعائیں کرنا۔

وَقَالَ تَعَالیٰ: (وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ)مومنون

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صیفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کی ''وہ لوگ بیکار لایعنی باتوں سے بچتے ہیں''۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہ ﷺ مِنْ حُسْنِ الاِسلاَمِ الْمَرْءِ تَرْکُہ مَا لاَ یَعْنِیْہ (ترمذی)

ترجمہ:۔اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہیکہ وہ فضول باتوں اور کاموں کو چھوڑ دے۔

ان سب اعمال اور صفات کو اپنی زندگی میں حاصل کرنے اور باقی رکھنے کیلئے لایعنی (کاموں اور باتوں) سے خوب بچے۔لایعنی وہ ہے جس میں نہ دین کا کوئی فائدہ ہو نہ دنیا کا اور بے جا وقت ضائع ہو۔لایعنی سے سارے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں اسلئے اس سے خوب بچنا۔

مسنون دعائیں

اللہ کے راستے میں لگنے والے اور نکلنے والے احباب کو چاہئے کہ ابتداء میں ان آٹھ مسنون دعاؤں کو زبانی یاد کریں تا کہ روزانہ کے اہم کام سنت کے مطابق ہوسکیں۔

(۱) کھانہ کھانے کی دعا:۔ بِسْمِ اللّٰہِ درمیان کی دعا:۔بِسْمِ اللّٰہِ اَولہ و آخِرَہ

(۲) کھانہ کھانے کے بعد کی دعا:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ الَّذِی اَطْعَمَنا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْن.

(۳) مسجد میں داخل ہونے کی دعا:۔ اللّٰھُمَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

(۴) مسجد سے نکلنے کی دعا:۔ اللّٰھُمَ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔

(۵) بیت الخلاء میں جانے کی دعا:۔ اللّٰھُمَ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ

وَالْخَبَائِثُ.

(٦) بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی وَالْاَذیٰ و عَافَانِیْ

(٧) سونے کی دعا:۔ اَللّٰھُمَ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ

(٨) سوکر اٹھنے کی دعا:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر

اسکے علاوہ مزید اعتکاف کی دعا بھی یاد کرے:۔ بِسْمِ اللّٰہ دَخَلْتُ وَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَافِ

نوٹ:۔ اسکے علاوہ اور بھی مزید دعائیں روزآنہ کی جو آسان ہیں انکو بھی یاد کر کے عمل کرنے کی فکر کریں۔ ایک اہم دُعا جو مجلس کا کفّارہ ہے۔ کفارہ یعنی اگر مجلس کے دوران کوئی خطا یا لغزش ہوجائے تو اس دعا کے پڑھنے سے وہ معاف ہوجاتے ہیں۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ والْحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن.

(١) مذاکرہ میں عموماً وضوء اور غسل کے فرائض یاد کرائے جاتے ہیں۔ اسلئے یہاں انکا تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ نئے افراد اس میں یاد کرلیں یا ابتداء میں کم ازکم دیکھ کر ہی بول دیں جس سے دل کی جھجک ختم ہو، وضو میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے یہاں ۴ فرائض ہیں۔

(١) پیشانی کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورے چہرہ کا دھونا۔ (٢) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (٣) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۴) دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

(۲)غسل میں تین فرائض ہیں:۔(۱) منہ بھر کے کلی کرنا، اگر روزے کی حالت نہ ہوتو غرغرہ کرنا۔(۲) ناک کی نرم ہڈیوں تک پانی پہنچانا۔(۳) پورے بدن پراس طرح پانی ڈالنا کہ ایک بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔

سوال:۔غسل کب فرض ہوتا ہے۔

جواب:۔غسل دوحالتوں میں فرض ہوتا ہے۔

(۱)بیوی سے ہمبستری کے بعد(یعنی صحبت کے بعد) جماعِ،مباشرت،خلوت

(۲)احتلام ہونے کے بعد(نائٹ فال)

سوال:۔وضوکتنی چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

جواب:۔وضوآٹھ چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

جسکے سمجھنے اور یاد کرنے کا آسان طریقہ یہ ہیکہ۔اپنے جسم کے اوپر کے حصے سے دیکھیں۔(۱) دوسرسے،یعنی ایسی چیزیں جن کا تعلق سر(Head) سے ہےاوران کے صادر ہونے پر وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔(پاگل ہوناMentiolہوجانا)(۲)بے ہوش ہوجانا۔

(۲)دوکاتعلق منہ سے ہے۔(منہ بھر کے قئے یعنی اُلٹی کرنا) Vomet

(۲)نماز کی حالت میں قہقہالگا کر ہنس دینا۔

(۳)دوکاتعلق بدن سے ہے۔(۱) ٹیک لگا کرسونا(۲)بدن کے کسی بھی حصہ سے خون یاپیپ کانکل کر بہہ جانا۔

(۴)دوکاتعلق شرمگاہوں سے ہے:۔(۱) پیشاب کرنا، یاپاخانہ کرنا، یاان دونوں جگہوں سے کسی چیز کے نکل جانے سے بھی وضوءٹوٹ جائیگا۔

اعلان کا طریقہ:۔اعلان آدھا بیان اورآدھی دعوت ہوتا ہے۔اوراعلان کرنے والا ساتھی اپنی

پوری آنے والی جماعت کی ترجمانی کرتا ہے۔اسی لئے اعلان کرنے والے ساتھی کو چاہئے چند باتیں ذہن میں رکھتے ہوئے اعلان کرے۔

(۱) پہلی صف میں نماز پڑھے۔

(۲) بہتر ہیکہ امام کے دائیں طرف نماز پڑھے۔

(۳) اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو۔

(۴) دائیں طرف سے اعلان شروع کرے اور بائیں طرف ختم کرے۔

(۵) آواز کو بلند رکھے۔

(۶) اعلان کرتے وقت اپنے چہرے پر بشاشت ظاہر کرے۔

(۷) نہایت اطمینان سے صاف صاف اعلان کرے، جلدی نہ کرے۔

ان الفاظ میں اعلان کرے تو بہتر ہے۔

میرے محترم بزرگوں اور دوستوں، آپ سب سے گزارش ہیکہ بقیہ نمازوں کے بعد منبر سے قریب ہوکر تشریف رکھیں انشاءاللہ دین کی اہم اور ضروری بات ہوگی۔

نوٹ:۔فجر اور عصر کے بعد یہ کہے کہ دُعا کے بعد تشریف رکھیں، انشاءاللہ دین کی بات ہوگی۔

کھانے کی سنتیں وآداب

کھانہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اور بہت سی مخلوقات کھانہ کھاتی ہیں۔

یہودی، عیسائی بھی کھانے کھاتے ہیں، اور ہم مسلمان بھی کھاتے ہیں، اگر ہم کھانہ آداب وسنت کی رعایت کرتے ہوئے کھائیں گے تو ثواب ہوگا۔

(۱) کھانے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئیں۔(بخاری)

(۲) ہاتھ دھونے کے بعد ہرگز نہ پونچھیں۔(ترمذی)

(۳)دوزانو ہوکر بیٹھے، یاایک زانوں بیٹھے۔(زارالمعاد)

(۴) کھانہ کھانے کی دعا پڑھے۔

(۵)دسترخوان بچھا کرکھائے۔

(۶)سامنے سے کھائے۔(بخاری)

(۷) تین انگلیوں سے کھائے۔

(۸)دسترخوان بچھا کرکھاتے۔

(۹) کھانے میں کسی قسم کا کوئی عیب ہرگز نہ نکالے۔(بخاری)

(۱۰)اللہ کا ذکر کرتے ہوئے کھائے۔

(۱۱) کھاتے وقت باتیں ہرگز نہ کریں۔

(۱۲)رکابی اور طشتری کو(پلیٹ) کو اچھی طرح صاف کریں۔(بخاری)

(۱۳) کھانے کے بعد کی دعا پڑھے۔

پینے کی سنتیں وآداب

(۱)بیٹھ کر پینا۔(بخاری)

(۲)سر ڈھانک کر پینا۔

(۳)بسم اللہ کہہ کر پینا۔(بخاری)

(۴)دیکھ کر پینا۔(بوداؤد)

(۵) تین سانس میں پینا۔

(۶) پینے کے بعد الحمداللہ کہنا۔(ترمذی)

(۷) پینے کے برتن میں سانس نہ لے۔

(۸) درمیان میں پانی پی لے آخر میں نہ پیئے۔

(۹) دائیں ہاتھ سے پینا۔(بخاری)

سونے کے آداب وسنتیں

بستر کو تین مرتبہ جھاڑ کے سونا۔(بخاری) (۲) باوضوء سونا۔(بخاری)

دائیں کروٹ سونا۔

(۳) بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کو رخسار یعنی گال کے نیچے رکھ کر سونا۔

(۴) تھوڑا سمٹ کر سونا، گویا کوئی غلام آقا کے سامنے سویا ہے۔

(۵) سونے کی دعا پڑھیں۔(بخاری)

(٦) تین سلائی سرمہ لگا کر سوئیں۔(ترمذی)

(۷) جو معمولات تسبیحات باقی رہ گئے ہوں انہیں پورا کر کے سوئیں، تسبیح فاطمی پڑھنا۔

(۸) ایک چادر میں دو لوگ نہ لیٹیں۔ کچھ فاصلے پر سوئیں۔

(۹) رات میں اگر کوئی حاجت یا ضرورت ہو تو امیر صاحب کو جگالیں۔ یا کسی ساتھی کو جگالے۔

(۱۰) تہجد کی نیت کر کے سوئیں۔

(۱۱) سو کر اٹھنے کی دعا پڑھے۔(بخاری)

(۱۲) کسی سے مصافحہ نہ کرے، نہ ہی کسی برتن میں بغیر ہاتھ دھوئے ہاتھ ڈالے۔

(۱۳) ساتھیوں کی طرف دیکھ کر تھوڑا مسکرائے۔

(۱۴) آنکھوں کو ہاتھوں سے تھوڑا مل لیں، جس سے نیند اُڑ جائے۔(مسلم)

(۱۵) اپنے بستر کو سمیٹ کر رکھ دیں۔ اور اس پر چادر ڈال دیں۔

(١٦) مسواک کرنا۔(بخاری)

فرائض نماز و شرائط نماز

نماز کے باہر سات چیزیں فرض ہیں جنہیں شرائط نماز کہتے ہیں۔ نماز کے اندر سات فرائض ہیں جنہیں ارکانِ نماز کہتے ہیں:۔

نمار کے باہر کے فرائض	نمار کے اندر کے فرائض
(۱) بدن کا پاک ہونا۔	(۱) تکبیر تحریمہ کہنا یعنی اللہ اکبر کہنا۔
(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔	(۲) قیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔
(۳) جگہ کا پاک ہونا۔	(۳) قرأت کرنا یعنی قرآن پڑھنا۔
(۴) ستر کا چھپانا۔	(۴) رکوع کرنا۔
(۵) نماز کا وقت ہونا۔	(۵) دونوں سجدے کرنا۔
(۶) نیت کرنا۔	(۶) قعدہ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔
(۷) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔	(۷) اپنے فعل سے نماز سے نکلنا۔

جماعت میں جاتے وقت کیا کریں؟

(۱) اللہ کے راستے میں نکلنے سے پہلے اپنی نیتوں کو درست کرلیں۔

(۲) اپنا سامان تیار کرلیں۔ کپڑوں کی کم سے کم تعداد لیں۔

(۳) ایک لنگی ساتھ رکھ لیں، ایک تولیہ، اپنا رومال، صابن وغیرہ۔

(۴) کسی سے اپنی ضرورت کی کوئی چیز نا مانگے، نہ ہی بلا اجازت کسی سے کچھ لے۔

(۵) ہر آدمی اپنا جان، مال، ایمان کی حفاظت خود کرے۔

(۶) سفر کے وقت ساتھ رہے۔

(۷)اپنے پیسے امیر صاحب کے حوالے کر دیں۔

جماعت میں وقت کیسے لگائیں؟

سب سے پہلے اللہ کا بے انتہا شکر ادا کریں کہ اللہ نے بہت اونچی محنت کیلئے قبول فرمایا، اور دین سیکھنے اور اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کیلئے ہمیں چُنا۔

جماعت میں چار کام کرنے ہیں:۔

(۱)امیر صاحب کی مکمل اطاعت و پیروی۔

(۲)مسجد کی چہار دیواری میں اپنے اوقات کو گزارنا۔

(۳)اگر مسجد سے کسی وجہ سے باہر جانے کی ضرورت پڑ جائے تو آنکھوں کی مکمل حفاظت کرے۔

(۴)اور راتوں کو اٹھ کر اللہ سے رونا اور اپنے اور امت کیلئے خیر و عافیت کی دعائیں کرنا۔

اللہ کے راستے موبائل کیوں؟

جب تک مخلوق سے مکمل تعلق نہیں ٹوٹے گا، اللہ سے تعلق نہیں ہوگا، آج امت کو خصوصاً جوانوں کو سب سے زیادہ نقصان موبائل فون اور انٹرنیٹ نے پہنچایا ہے، گویا کہ سوشل میڈیا ہمارے ایمان کا ڈکیت ہے، یہ حالت تو عام مگر اب معاملہ یہ ہیکہ لوگ بلکہ پوری پوری جماعت کے ساتھیوں کے پاس موبائل فون ہوتا ہے، اور اسکا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ موبائل فون سے اہل خانہ سے بات ہوا کریگی، اصلاً یہ شیطان کا دھوکہ ہے، اللہ کے راستے میں ملٹی میڈیا موبائل رکھنے والے افراد نقصان کا سبب ہوتے ہیں۔ اور اپنے وقت کا بہت سا حصہ موبائل کی نظر کر دیتے ہیں۔

جماعت میں صرف امیر صاحب کے پاس موبائل ہو تمام ساتھی موبائل نہ رکھیں۔ کیونکہ شیطان ہرگز نہیں چاہتا کہ مخلوق کا تعلق اللہ سے جڑے، اور لوگ ہدایت والے اعمال میں لگیں۔

اس لئے جماعت میں جانے سے پہلے موبائل گھر رکھ دیں، اور یہ سوچیں کہ جب موبائل نہیں تھے تب بھی تو ہم اور دوسرے لوگ اپنے گھر والوں سے کتنے کتنے دنوں تک بات نہیں کر پاتے تھے۔ اور پھر یہ سوچ کہ صحابہؓ جب اللہ کے راستے میں نکلتے تھے تو اہل خانہ کو اللہ کے سپرد کر دیتے تھے۔ اسی طرح ہم بھی اللہ پر بھروسہ کریں، انشاء اللہ اس طرح کرنے سے نفس مان جائیگا اور وقت صحیح طریقے سے لگے گا۔

آدابِ مسجد

مسجد اللہ کا گھر ہے، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں کئی جگہ مسجد کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اختصار کی وجہ سے یہاں انہیں نقل نہیں کیا جا رہا ہے۔

(۱) مسجد میں پاکی کی حالت میں رہے۔

(۲) مسجد میں دائیں پیر سے داخل ہو اور دعا پڑھیں۔

(۳) مسجد میں شور وغل ہرگز نہ کرے، اس سے اللہ ناراض ہوتے ہیں۔

(۴) اپنی آواز کو مسجد میں بلند نہ کرے، دنیاوی باتیں نہ کریں۔

(۵) جب سوئیں تو دائیں کروٹ سوئیں، پیٹ کے بل ہرگز نہ سوئیں۔

(۶) مسجد میں اعتکاف کی نیت کرلیں، اور دعا پڑھیں۔

(۷) جب مسجد سے نکلیں تو بائیں پیر سے نکلیں، اور دعا پڑھیں۔

(۸) مسجد میں گندگی نہ کریں۔

(۹) مسجد میں بستر بچھا کر ہی لیٹیں اگر چہ تھوڑی دیر ہی کیوں نہ لیٹنا ہو۔

اللہ کے ذکر سے اتنی غفلت کیوں؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو قرآن کریم میں نہایت بہترین انداز میں ذکر کی طرف کتی جگہوں پر

متوجہ کیا گئے، مثلاً اللہ کا ارشاد ہے:۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اذْکُرُوْ اللّٰہ ذِکْرًا کَثِیْراً. اس کے علاوہ کئی جگہ اللہ اپنے ایمان والے بندوں سے ذکر کثیر کا مطالبہ کیا ہے، لیکن آج کل دیکھا جاتا ہے، ہمارے ساتھی اللہ کے راستے میں نکلنے کے بعد سارے کام پابندی سے کر بھی لیتے ہیں مگر ایک جگہ یکسوئی سے بیٹھ کر اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا نام محبت بھر انداز میں نہیں لیتے۔

خصوصاً فجر اور عصر کے بعد کا جو وقت یکسوئی سے ایک جگہ بیٹھ کر اللہ کے ذکر کیلئے دیا جاتا ہے، فجر کے بعد سونے کی فضا بنا لیتے ہیں، اور فارغ اوقات لایعنی میں گزار دیتے ہیں، ہمیں سمجھنا چاہئے کہ اللہ کا نام جب تک ایک جگہ بیٹھ کر استحضار والی کیفیت کے ساتھ ہم نہیں لیں گے، ہماری روح اعمالِ حسنہ کے لیے تیار نہیں ہوگی، اور اعمال کی حلاوت نہیں ملیگی، نہ ہی ہمارے دل سے گناہوں کا کھوٹ نکلے گا، سب سے بہترین ذکر قرآن کریم کی تلاوت ہے، تو روزانہ ہمارے ساتھیوں کو چاہئے کہ ایک پارہ تلاوت کریں، اور اس کے علاوہ تین تسبیحات کی پابندی کریں۔ سو مرتبہ آنکھوں کو بند کر کے اپنے گناہوں کو یاد کر کے استغفار کریں، سو مرتبہ تیسرا کلمہ، اللہ کی قدرت و پاکی کو ذہن میں رکھے، ۱۰۰ مرتبہ درودِ پاک، نبی ﷺ کی محبت کو دل میں محسوس کرے، اور آپ ﷺ کے جو احسانات ہیں انہیں یاد کرے۔

گنہ گاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا رستہ دل بدل دے
سنوں میں نام تیرا دھڑ کنوں میں
مزہ آجائے مولیٰ دل بدل دے

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ اور دینی دعوت

ہم جس محنت میں لگے ہیں یہ فکریں اور محنت نبوی فکر ہے، کہ کس طرح سے اللہ سے ٹوٹا ہو بندہ اللہ سے جڑ جائے، اور جہنم سے بچ کر جنت والے اعمال میں لگ کر جنت کا مستحق بن جائے، اللہ کے رسول ﷺ سے لیکر یہ فکریں منتقل ہو کر صحابہ میں آئیں اور وہ دین کو سر بلندی کیلئے نکلے، صحابہ کے بعد مستقل دین کے کام ہمیشہ ہوتے رہے، اور کبھی یہ زمین دین کی محنت اور فکریں کرنے والوں سے خالی نہیں ہوئی، بس ترتیب اور طریقہ بدلا، انہیں بزرگوں میں سے قریب زمانے میں ہمارے اکابر دیوبند کے ایک لائق فرزند حضرت مولانا محمد الیاس بن اسمٰعیلؒ گزرے ہیں۔ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کی پیدائش ۱۸۸۵ء میں یوپی کے شہر کاندھلہ میں ہوئی آپ ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا اسمٰعیل صاحبؒ تھے، اور آپ کے برادرِ محترم حضرت مولانا یحییٰ صاحبؒ تھے جو کہ مدرسہ مظاہر العلوم میں پڑھاتے تھے، اور آپ نے بھی مدرسہ مظاہر العلوم سے اپنی علوم کی تکمیل کی، آپ دس سال کی عمر میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ سے بیعت ہوئے، ابھی آپ عالمِ جوانی ہی میں تھے کہ آپ پر امت کی فکر سوار ہوگئی، آپ نے یوپی کی علاقے میوات کے چند لوگوں کو اللہ اللہ سکھانا شروع کر دیا، اور انہیں اللہ کا دین سکھانے لگے، آپ پر ہمشہ یہ فکر سوار رہتی کہ کس طرح سے امت کا تعلق اللہ سے جڑ جائے، اور لوگوں کی جہالت دور ہو، دیکھتے ہی دیکھتے یہ کام دہلی میں آیا اور آپ دہلی بنگلہ والی مسجد میں آکر مقیم ہوگئے، اور اپنا کام جاری رکھا، یہ بنگلہ والی مسجد الحمدللہ ساری دنیا کی مرکز بن گئی، حضرت مولانا بس امت کو وحدانیت اور عشق نبی ﷺ کا درس دینا چاہتے تھے، اور ہر فرد قربانی دیکر دین سیکھے، یہ آپکی تعلیمات کا خلاصہ ہے آپ کا انتقال

۱۹۴۴ء دہلی میں ہوا۔ اللہ حضرت جیؒ کی قبر کو نور سے منوّر فرمائے۔ (آمین)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ اور فضائل اعمال

حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب زکریاؒ ہندوستان کے مایہ ناز علماء اور اہل اللہ میں سے گزرے ہیں، آپ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کے حقیقی بھتیجے تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا یحیٰ صاحبؒ بڑے صاحب ذوق شخص تھے، آپ کی پرورش ایک علمی اور روحانی گھرانے میں ہوئی، آپ نے ہندوستان کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی سے تعلیم حاصل کی، اور وہیں پڑھانے لگے، آخر میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے، اور اپنی بیعت کا تعلق حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ سے جوڑا اور کئی برس تک درس حدیث دیا، اخیر میں مدینہ منورہ ہجرت کر گئے، آپ نے تقریباً ۱۲۰ کتابیں لکھیں جو مقبول ہوئیں آپ کی سب سے زیادہ مقبول کتاب فضائل اعمال ہے جو آپؒ نے اپنے چچا حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے بار بار اصرار پر لکھی اور تقریباً یہ کتاب ۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، اس کتاب کو لکھنے میں تقریباً ۲۳ سال کا عرصہ گزا ہے۔ یہ کتاب چند رسالوں پر مشتمل ہے، اس کتاب میں سب سے زیادہ صحابہ کرامؓ کے واقعات کو بطور ترغیب لکھا گیا، پھر فضائل نماز وغیرہ کو حضرت نے اس کتاب کے لکھنے میں تقریباً ۱۰۰/۱۵۰ سو ڈیڑھ سو کتابوں کا سہارا لیا ہے، جن میں صحاحِ ستہ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، ترمذی شریف) ہیں۔ اور امام منذریؒ کی الترغیب والترہیب وفضائل اعمال تبلیغ کے احباب کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے، جو آسان اور سہل ہے، اور یہی ہمارا نصاب تبلیغ ہے۔ تعلیم کے حلقوں میں اس کتاب فضائل اعمال کی تعلیم ہوتی ہے، اس کتاب کے ذریعے اللہ نے ہزاروں لوگوں کو ہدایت دی، اور ہزاروں زندگیاں بدلیں۔ لہذا اس کتاب کو عظمت کے ساتھ اور عمل کی نیت کے ساتھ پڑھے اور مصنف مرحوم کیلئے دعا کرے۔ حضرت کا انتقال ۲۴ رمئی ۱۸۸۲ء میں مدینہ منورہ میں ہوا، اللہ حضرت شیخ کے درجات بلند فرمائے۔ اللّٰھم غفرلہ۔ (آمین)

مرتب کی دیگر کی کتابیں انشاءاللہ عنقریب منظر عام پر آئینگی

(۱) سیرت الرسول ﷺ (مجلد)

(۲) خطبات حبیب جلد اول

(۳) واقعات منیر (مُبَوَّب)

(۴) مجالس انعام (ذکر کے فضائل ومسائل)

(۵) خدمت خلق کے فضائل

(۶) شہر بھاؤنگر (گجرات) میں عشرہ اولیٰ کا اعتکاف (روداد سفر)

(۷) مضامین فکر وعمل

(۸) رہنمائے تبلیغ (ہندی)

(۹) تذکرۂ مصنفین درسیات

(۱۰) ملک ہندوستان کے موجودہ اکابر ومشائخ

ناشر مکتبۂ زبیدہ (کوسہ ممبرا)